پاکستانی ثقافتی عورتیں

۱۳ مارچ کے "جنگ" لاہور میں پاکستانی ثقافتی عورتوں نے مولوی کو خوب جی بھر کے کوسا، لتاڑا اور اپنے دل کی بھڑاس نکالی ہے۔ اور یہ بھڑاس اسی طرح نکالی ہے جس طرح ناراض بیگمات اپنے شوہروں کے خلاف طعنہ زنی کرتے ہوئے نکالتی ہیں۔ مولوی کو ہدف بنانے کی وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ مولوی ہی وہ واحد طبقہ ہے جو پاکستان میں دینی اقدار کا تحفظ و دفاع کرتا ہے۔ لہٰذا جب تک اس دفاعی لائن کو نہ توڑا جائے ان "ثقافتی تحریکیوں" کو کھل کھیلنے کی آزاد فضا نہیں مل سکتی۔ یہ مغربی ثقافت کی پُتلیاں پاکستان کو لندن، نیویارک اور ٹوکیو بنانا چاہتی ہیں، جو پاکستان کی نظریاتی اساس سے کھلی دشمنی ہے۔ ایسی عورتیں پاکستان کی دشمن اور دین کی باغی ہیں۔ خصوصاً عاصمہ جہانگیر کا جس کمیونٹی سے تعلق ہے اس کا طریقۂ واردات بھی یہی ہے کہ مولوی کو خوب گالی دو، تاکہ دینی تحفظات کی دفاعی لائن ٹوٹے، پھر مسئلہ ختم نبوت پر آزادانہ بحث کا دروازہ کھل سکے —— یہ ٹیکنیک عاصمہ جہانگیر نے غلام احمد قادیانی سے عقیدت و محبت کے ذریعہ وراثت میں پائی ہے اور اس "مرزائی تحریک" نے ثقافتی عورتوں کو اپنے نرغہ میں لے لیا ہے۔ چونکہ پاکستانی ثقافتی عورت دین کی ابتدائی تعلیم سے بھی نابلد ہوتی ہے وہ تو صرف فیشن، لباس کی جدت اور سوسائٹی میں برابری کی نمائندگی کرنے کی بھوکی ہوتی ہے۔ اور عاصمہ جہانگیر کی بیک اس کام کے لئے پلاننگ کر کے اسے گائیڈ کرتی اور وسائل مہیا کرتی ہے۔ غلام احمد قادیانی کی اس روحانی بیٹی نے رنگین ثقافتی جال پھیلا کر ثقافتی عورت کے تقاضوں کو تسکین دی اور انہیں اپنے "کاز" کے لئے استعمال کیا ہے۔ یہ بھی مرزائیوں کی سازشی اور مکروہ چال ہے۔ حکومت ایسی جنس زدہ عورتوں کا نوٹس لے اور عاصمہ جہانگیر کو نتھ ڈالے۔

ملعون شخص سلمان جھول

بھارتی نژاد ماڈرن سولائزڈ فیملی کے فرزند خبیث سلمان رشدی نے کتاب لکھی۔ برطانوی یہودی نے کتاب چھاپی، فروخت ہوئی۔ پاکستان آئی تو سابقہ عہد حکومت میں اس پر پابندی لگ گئی۔ اس بات کو لگ بھگ سال بیت رہا ہے۔ اس عرصہ میں یہ کتاب بھارت میں بھی ممنوع ہوگئی۔ برطانیہ اور امریکہ میں اس کی اشاعت نہ روکی گئی —— برطانیہ کے مسلمان عرصہ چھ ماہ سے اس کے خلاف تگ و دو میں مصروف ہیں۔ ان چھ مہینوں میں نہ تو